جلد ۳۴ | ۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۵ ھش | ۲۱ صفر ۱۳۶۵ ھ | ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

لاہور سے بذریعہ ڈاک حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۲۲ جنوری کی یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تمام تکالیف میں بفضل خدا افاقہ ہے۔ اور طبیعت رو بصحت ہے۔ ہفتہ عشرہ میں کمزوری دور ہونے پر انشاء اللہ دوسرا اپریشن ہوگا۔ احباب درد دل کے ساتھ دوسرے اپریشن کی کامیابی اور پھر کامل صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آج بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں جناب مولوی ابوالعطاء صاحب کی صدارت میں عربی تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے بہت سے طلباء شریک ہوئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گرنتھ صاحب کے ایسے شلوک جن کے اصل مصنف حضرت باوانانک رحمۃ اللہ علیہ نہیں

"جو لوگ گرنتھ میں سے کوئی امر مخالف تعلیم اسلام نکالنا چاہتے ہیں ایسی سعی اور کوشش انکی محض دھوکہ اور خیانت کی راہ سے ہوگی۔ کہ وہ غلطی سے یا عمداً بد دیانتی سے ایسے شعر پیش کریں۔ جو در حقیقت باوانانک صاحب کیطرف سے نہیں۔ بلکہ گرنتھ جمع کرنے والوں نے خود بنا کر ناحق انکی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ چنانچہ یہ امر گرنتھ دانوں میں ایک مسلمہ اور مانی ہوئی بات ہے۔ کہ بہت سے ایسے شعر گرنتھ میں موجود ہیں۔ جنکے اصل مصنف باوانانک صاحب نہیں ہیں۔ بلکہ صرف فرضی طور پر ان شعروں کے آخر میں نانک کا اسم ملا دیا گیا ہے۔ اور ایک ناواقف یہی خیال کرتا ہے۔ کہ گویا وہ باوانانک صاحب کے ہی شعر ہیں۔ پس یہ امر بھی بد دیانتی میں داخل ہے۔ کہ کوئی شخص دیدہ دانستہ ایسا شعر اس غرض سے پیش کر دیوے۔ کہ تا لوگ اسکو باوانانک صاحب کا شعر سمجھ کر اس دھوکہ میں پڑ جائیں۔ کہ گویا باوانانک صاحب کے وہی شعر ہیں۔ جو گرنتھ کے ایسے مقام میں لکھے گئے ہیں۔ جہاں یہ لفظ موجود ہے۔ کہ آسا محلہ پہلا یا گوڑی محلہ پہلا۔ اور یہ امر گرنتھ دانوں میں ایک متفق علیہ امر ہے۔ کہ نانک صاحب کا اسم کسی مصلحت سے اور شعروں کے آخر میں بھی ملا دیا گیا ہے۔ جو در حقیقت باوانانک صاحب کیطرف سے نہیں ہیں۔ مگر جو اشعار خاص باوا صاحب کے مونہہ سے نکلے ہیں یعنی جنکی نسبت یہ عقیدہ گرنتھ جمع کرنیوالوں کا ہے کہ ...ہوئے ہیں۔ انکی انہوں نے یہی علامت رکھی ہے۔ کہ ان اصطلاحی الفاظ کے نیچے اسکو لکھتے ہیں کہ آسا پہلا محلہ یا گوڑی پہلا محلہ۔ مگر چونکہ گرنتھ کے اشعار باوا صاحب سے دو سو برس بعد بلکہ اسکے بھی پیچھے لکھے گئے ہیں۔ اور انکے جمع کرنے کے وقت کوئی ایسی تنقید اور تحقیق نہیں ہوئی۔ کہ جو تسلی بخش ہو۔ لہذا ضرورت نہیں۔ کہ بغیر باضابطہ تحقیق کے خواہ نخواہ قبول کئے جائیں۔ بلکہ تناقض کے وقت وہ حصہ اشعار کا ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہوسکتا۔ جو ایسے دوسرے حصے کا نقیض پڑا ہو جسکی صحت مختلف طریقوں اور انواع اقسام کے قرینوں اور یقینی اور قطعی شواہد کی تائید سے بپایہ ثبوت پہونچ گئی ہو۔ مگر تاہم سکھ صاحبوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ایسے اشعار جو گرنتھ کے پہلے محلہ میں لکھے گئے ہیں۔ قریباً وہ سارے ایسے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی بھی اسلامی تعلیم سے مخالف نہیں۔ اور نہ ان میں کوئی لفظ تکذیب اور توہین اسلام کا موجود ہے۔ بلکہ وہ اسلامی تعلیم کے عین موافق ہیں اور اگر کوئی کسی شعر کو اسلامی تعلیم کے مخالف سمجھے۔ یا اسمیں کوئی توہین کا لفظ خیال کرے۔ تو یہ اسکے فہم کی غلطی ہے ہاں اگر شاذ و نادر کے طور پر کوئی ایسا شعر ہو بھی جو الحاق کے طور پر عمداً یا سہواً ان سے ملایا گیا ہو۔ تو ایسا شعر حصہ کثیرہ کے نقیض واقع ہونے کی وجہ سے خود ردی کیطرح ہوگا۔ اور اعتبار سے ساقط ہوگا۔ اور اسکے جھوٹا ٹھہرانے کے لئے نانک صاحب کے دوسرے شعر اور نیز دوسرے آثار یقینی اور قطعی ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ کسی ایک شعر کے مقابل پر صدہا شعروں اور دوسرے روشن ثبوتوں کا باطل ...

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش

ایک ایک عیسائی کو مسلمان بنانا احمدیت کی فتح ہے

(از ایڈیٹر)

اخبار "زمزم" کے نزدیک یہ تو جماعت احمدیہ کی "شکست" ہے۔ کہ ایک سال کے عرصہ میں اس کے مبلغین نے ہر قسم کے ظاہری سازوسامان سے تہی دست ہوتے ہوئے بیشمار عیسائی مشنریوں سے جنہیں ہر قسم کی سہولتیں ہر قسم کے سامان اور ہر قسم کے ذرائع حتی کہ حکومت کی ہر رنگ کی تائید حاصل ہے۔ جو مقابلہ کیا۔ اس میں ۸ انفوس ان کے ہاتھ آئے جنہوں نے ہر قسم کے دنیوی فوائد اور ترغیبات کو نظر انداز کر کے اسلام قبول کر لیا۔ اور تثلیث کو چھوڑ کر توحید کے قائل ہو گئے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی کمزور سے کمزور احمدی بھی عیسائیت کے جال میں نہ پھنسا۔ لیکن یہ زمزم اور اس کے ہم عقیدہ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی شاندار فتح ہے۔ کہ ایک سال میں ان میں سے بہت سے مسلمان کہلانے والوں کو تثلیث پرست بنا لیا گیا۔ اسلام کی تخریب اور مسلمانوں کی تباہی کے لئے جو فوجیں پادریوں نے بھرتی کر رکھی ہیں۔ ان میں شامل کر لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی زمزم کے سے مسلمانوں کی عقل وسمجھ پر ایسا پردہ ڈال دیا۔ کہ وہ اسلام کے خلاف عیسائیوں کی تمام تباہ کن کوششوں کے متعلق تو ذرا بھی ملال دل میں نہیں آنے دیتے۔ لیکن عیسائیوں کا کامیاب مقابلہ کرنے والے اور ان کے دام افتادوں کو چھڑا کر اسلام کا حلقہ بگوش بنانے والے احمدیوں کے خلاف شور مچانا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔

ہم نے لکھا تھا۔ ہماری فتح اور شکست کو تو رہنے دیجئے ایک طرف۔ یہ فرمایئے کہ عیسائی ہر سال جن مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانس لیتے ہیں۔ ان کے متعلق آپ پر کوئی فرض عاید ہوتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اسلام کے حقیقی خیرخواہ اور حامی ہونے کا آپ کو دعوے ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ اس زعم میں بھی مبتلا ہیں۔ کہ اسلام کی تعلیم کو جس رنگ میں آپ پیش کرتے ہیں۔ اس کی صداقت میں کسی کو شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کے مقابلہ میں کوئی اور مذہب اپنی فضیلت ثابت کر سکتا ہے۔ ہمیں امید نہیں کہ زمزم اس کا کوئی جواب دے۔ اور وہ جواب دے بھی کیا سکتا ہے۔ جبکہ اسے معلوم ہے کہ ہندوستان تو الگ رہا ساری دنیا کے کروڑوں مسلمانوں نے تبلیغ اسلام اور حفاظت اسلام کے فرض کو صدیوں سے بالائے طاق رکھ چھوڑا ہے۔ اور کبھی بھولے سے بھی اس طرف ان کا خیال نہیں جاتا۔ اور یہ دیکھتے ہوئے نہیں جاتا۔ کہ ہزاروں اور لاکھوں مسلمان ہر سال عیسائیت کی گود میں جا رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر ثبوت "زمزم" کے اسی پرچہ سے بھی ملتا ہے۔ جس میں ہماری نام نہاد "شکست" پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ چنانچہ "تبلیغی مرکز کا فقدان" کے عنوان سے لکھا ہے۔ "کاش مسلمانوں کا اپنا تبلیغی نظام ہوتا!" اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کا کوئی تبلیغی نظام ہی نہیں اور جب کوئی نظام نہیں۔ تو اسلام کی تبلیغ وحفاظت کا کیا ذکر۔ جن لوگوں کی اسلام کے متعلق خدمات کا یہ حال ہو۔ ان کی طرف سے جماعت احمدیہ پر یہ طعن ناقابل فہم ہے۔ کہ عیسائیت کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا خم ٹھونک کر کھڑا ہونا۔ اور ایک سال میں اٹھارہ افراد کو ان سے چھین لانا فتح نہیں بلکہ شکست ہے۔ حالانکہ اگر ایک طرف عیسائیت کی دنیوی شان وشوکت دنیوی سازوسامان اور دنیوی ذرائع واسباب کو دیکھا جائے۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کی غربت کمزوری اور قلت پر نظر کی جائے۔ تو کسی ایک آدمی کو بھی عیسائیت کے حلقہ سے نکال کر دائرہ اسلام میں لے آنا۔ احمدیت کی عظیم الشان فتح ہے۔ اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ گذشتہ سال جماعت احمدیہ نے عیسائیت کے مقابلہ میں اٹھارہ بار فتح حاصل کی۔

اس کے ساتھ ہی مسلمانوں میں سے جس قدر افراد کو ہم احمدیت کا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ وہ بھی ایک رنگ میں عیسائیت پر ہی فتح سمجھی جاسکتی ہے۔ کیونکہ مسلمان کہلانے والے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق جو عقائد رکھتے ہیں۔ وہ اسلام کے لئے تبر اور عیسائیت کے لئے کھاد کا حکم رکھتے ہیں۔ خاص کر حضرت مسیحؑ کو زندہ آسمان پر ماننا اور امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے ان کی آمد کا منتظر ہونا یہی وجہ ہے۔ کہ عام مسلمانوں کو نہ تو عیسائیت کے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی جرأت ہے۔ اور نہ ان لوگوں کو جنہیں عیسائی کھینچ کھینچ کر لئے جا رہے ہیں۔ بچانے کی ہمت۔ بلکہ وہ روز بروز عیسائیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیکن جو لوگ احمدیت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک ایسے حصن حصین میں آجاتے ہیں کہ نہ صرف عیسائیت کا کوئی وار ان پر اثر نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ عیسائیت کو اپنا ہدف بنا لیتے ہیں۔ کاش مسلمان اس نہایت کھلے اور واضح امتیاز پر غور کریں۔ اور احمدیت میں داخل ہو کر عیسائیت پر اسلام کے غلبہ میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔ ورنہ یاد رکھیں۔ عیسائیت کے مقابلہ میں ان کا ٹھیرنا ممکن نہیں۔ اور جس مسیح کے انتظار میں وہ بیٹھے ہیں۔ اس کا آسمان سے اترنا اور ان کی امداد کرنا قطعاً محال ہے۔ اسلام کی تجدید کے لئے جس موعود نے آنا تھا۔ وہ آچکا۔ اب وہی شخص حقیقی اسلام پا سکتا۔ اور اسلام کا...

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری پیغام

تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کے نام

میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام احباب جن پر میری بات کا کوئی اثر ہو سکتا ہے تکلیف اٹھا کر بھی اور قربانی کر کے بھی آنے والے چند دنوں میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں پراپیگنڈا کرینگے۔ اور جب ووٹ کا وقت آئیگا۔ تو کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے ہوئے اپنے مقررہ حلقہ میں پہنچ کر ان کے حق میں ووٹ دینگے۔ والسلام خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ تحصیل بٹالہ کا پولنگ ازیکم فروری تا ۱۴ فروری ۱۹۴۶ء ہوگا۔ جس میں مختلف مقامات پر از ۲ فروری تا ۷ فروری ہوگا۔ اور مخصوص طور پر قادیان کا پولنگ ۱۹۴۶ء کو ہوگا۔ اس کی تفصیل کے لئے دوسرا نوٹ صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۲/۱/۴۶ء

انڈونیشیا کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت اہم ارشادات

موجودہ شورش میں احمدیوں کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے؟

انڈونیشیا میں کونسی حکومت واجب الاطاعت ہے؟

جناب مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ پیڈانگ (سماٹرا) کا مورخہ ۴ر جنوری کا مکتوب بندہ کو ۱۶ر جنوری کو ملا۔ مولوی صاحب بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالےٰ آئندہ بھی اپنے فضل واحسان سے انہیں ہر شر اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کی توفیق بخشے۔ جناب مولوی صاحب اور جماعت احمدیہ سماٹرا کو ان ملکی خطرات سے محفوظ رکھے۔ جو انڈونیشین اور ڈچ حکومت کی لڑائی کی وجہ سے رونما ہیں۔ اور تبلیغ احمدیت کی راہیں کھولے۔ جناب مولوی صاحب نے اپنے خط میں چار نہایت اہم سوالات لکھے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ان کے جواب کے لئے گزارش کی ہے۔ بندہ نے مولوی صاحب کا خط حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ جس پر حضور اقدس نے جوابات رقم فرمائے۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا۔ کہ سوالات معہ جوابات "الفضل" میں شائع کر دیئے جائیں۔ ذیل میں سوالات معہ جوابات درج کئے جاتے ہیں:۔ (خاکسار محمد عبد الحکیم ابن حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم)

سوال

پہلے انڈونیشیا میں ڈچ حکومت تھی۔ اس کے بعد جاپانی حکومت قائم ہوئی۔ پھر جاپانی حکومت بھی ختم ہو گئی۔ چونکہ اتحادی فوجوں کے آنے میں دیر ہوئی۔ اس لئے انڈونیشیا کے لوگوں نے اپنی آزادی کا اعلان کر کے اپنی حکومت قائم کر لی۔ آزادی کا اعلان اور حکومت کا قیام اتحادیوں کے مشورہ کے بغیر ہوا۔ اس لئے اتحادیوں نے آج تک انڈونیشین آزادی اور حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔ اس صورت میں کیا اسلام کی رو سے انڈونیشیا واقعی آزاد قرار پاتا ہے؟ اور کیا انڈونیشین حکومت واقعی وہ حکومت ہے۔ جسکی اطاعت رعیت پر فرض ہے یا کہ باغی جمعیت ہے؟

جواب

واقعی حکومت تو وہی ہو گی۔ جس کو ملک کی اکثریت قبول کریگی۔ باقی اگر ملک کی اکثریت آزاد حکومت بنائے۔ تو شرعاً باغی نہیں کہلائیگی۔ بلکہ حق پر سمجھی جائیگی۔ کیونکہ ملک کو کلی طور پر فتح کر کے سابق حکومت کے قبضہ سے نکال لیا گیا تھا۔ باقی رہا سوال مصلحت اور حکمت کا اسے وہاں کے لوگ خود سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک مغربی حکومت کلی آزاد حکومت نہیں بننے دیگی۔ اس لئے سمجھوتہ کرنا مفید ہو گا۔

سوال

آزادی کی تحریک اور دوسرے سیاسی امور میں احمدی حصہ لے سکتے ہیں یا نہیں؟ مثلاً انڈونیشین حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر ڈچ لوگ دفتروں اور کارخانوں پر قابض ہو گئے۔ تو ہم ان سے بائیکاٹ اور سٹرائک کرینگے۔ کیا ایسے بائیکاٹ اور سٹرائک میں شریک ہونا جائز ہے؟

جواب

اگر انڈونیشین حکومت واقعی اکثریت کی حکومت ہے، تو اوپر لکھا جا چکا ہے کہ وہ جائز حکومت ہے۔ اس صورت میں اسکے احکام کی تعمیل شرعاً جائز ہی نہیں بلکہ پسندیدہ ہے۔

سوال

اگر ڈچ لوگ اس علاقہ میں داخل ہوں۔ اور انڈونیشین انکا مقابلہ کریں تو جماعت احمدیہ کو کس طرف ہونا چاہیئے؟

جواب

میں کہہ چکا ہوں کہ مصلحت اسی میں ہے کہ زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کر کے صلح کر لی جائے۔ کیونکہ سب مغربی حکومتیں منہ سے کچھ بھی کہیں ڈچ کیساتھ ہونگی۔ لیکن اگر فی الواقعہ ملک میں اکثریت کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ تو چونکہ وہ جائز حکومت ہے۔ احمدیوں کو اسکا ساتھ دینا جائز ہی نہیں پسندیدہ ہو گا۔ مگر یہ فعل انڈونیشین کا ہو گا خلاف حکمت۔

سوال

اس آزادی کی تحریک میں حصہ لیتے ہوئے مرنیوالا شہید ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو من قتل دون اھلہ ومالہ فھو شہید کا کیا مطلب ہے؟

جواب

آزادی کی کوشش میں حصہ لینے والا شہید تو ضرور ہے۔ مگر یہ شہادت دینی نہیں ورنہ ہر انگریز اور جرمن بھی شہید ہونا چاہیئے۔ شہید سے مراد یہ ہے کہ قوم کا ہیرو ہو گا یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہیرو ہو گا۔ خدا تعالےٰ کا ہیرو وہی ہو گا جو دین کیلئے شہید ہو۔

"آؤ! اسلام کی زندگی کیلئے اپنی زندگیوں کی قربانی دیں"

گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کی زندگی کے سات سالہ دور کو ختم کرتے ہوئے اور ایک نئے دور کا آغاز فرماتے ہوئے ایک نہایت اہم اور نہایت شاندار مکافات کی حامل سکیم ہمارے سامنے رکھی۔ اس تقریر کے ابتداء ہی میں حضور نے ہمیں ہماری گذشتہ غفلتوں پر تنبیہ کرتے ہوئے اور آئندہ کام کو بہتر بنانے کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ

"مرکز کو چاہئیے کہ انسپکٹر بھیج کر اپنی جماعتوں کی تنظیم کرے۔ کیونکہ بغیر انسپکٹروں کے ان بیماریوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی اور نہ بیرونی جماعتیں پورے طور پر مرکز کی آواز کو سن سکتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی غلطیاں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ مرکز کی آواز صحیح طور پر لوگوں تک نہیں پہنچتی"

پس حضور کی ارشاد فرمودہ سکیم کو کامیاب طریق پر چلانے کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم مرکز کے انسپکٹر مختلف مجالس خدام الاحمدیہ کی نگرانی کے لئے بھجواتے رہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ بہترین انسپکٹر واقفین زندگی ہی ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر کے ہم سب کیلئے ایک نمونہ قائم کر دیا ہو:۔

آج دنیادار دنیا کی خاطر دنیوی اغراض کے پیش نظر زندگی وقف کر رہے ہیں۔ کیا احمدی نوجوان احیائے اسلام کیلئے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے قیام کے لئے اپنی زندگی پیش کرنے سے پیچھے ہٹیں گے؟ یقیناً ایسا نہیں ہوگا۔ یقیناً ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہمیشہ یاد رہیگا کہ:۔

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے۔ اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کیلئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں۔ تو انکو معلوم ہو۔ کہ کسطرح اسلام کی زندگی کیلئے اپنی زندگیاں وقف کیجاتی تھیں۔ یاد رکھو۔ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے۔ بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا۔ اور اس تجارت کے مفاد اور منافعہ پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کیلئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے"۔ (ملفوظات)

احمدیت کے قیام کی ایک ہی غرض ہے۔ اور وہ احیائے اسلام ہے۔ یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ احمدی نوجوانوں کی صحیح رنگ میں تربیت نہ کی جائے۔ اور اس غرض کیلئے ہمارے امام نے خدام الاحمدیہ کی تحریک جاری کی ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کی تحریک کیلئے زندگی وقف کرنا احیائے اسلام کی خاطر اپنی زندگی پیش کرنا ہے۔ اور مبارک ہیں وہ نوجوان جنہیں اپنے رب سے اسکی توفیق ملتی ہے۔ اللّٰھم اجعلنا منھم

خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

نائیجیریا کے شاندار مستقبل کی ایک جھلک

(”الفضل“ کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

اس میں کچھ شک نہیں کہ موجودہ حالات میں نائیجیریا دیگر مہذب ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ چند ایک شہروں کو چھوڑ کر جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ باقی تمام علاقوں میں ضروریاتِ زندگی کا میسر آنا ناممکن ہے۔ یہ تمام علاقے حبشیوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہاں کی اصطلاح کے مطابق ان کو Bush کہا جاتا ہے۔ آمد و رفت کے ذرائع نہایت درجہ محدود ہیں۔ اگرچہ ایک دو ریلوے لائنیں بن چکی ہیں۔ لیکن نائیجیریا کی وسعت کے مطابق یہ ضرورت کو پورا نہیں کرتیں۔ ۱۹۰۰ء سے قبل تو یہ ریلوے کا انتظام بھی نہ ہونے کی وجہ سے دقتیں بہت ہی زیادہ تھیں۔ نہ صرف یہ کہ لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا قریباً ناممکن تھا۔ بلکہ پیداوار کو بھی ملک میں صحیح طور پر تقسیم کرنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس زمانے میں آمد و رفت کا سب سے زیادہ اہم ذریعہ دریا ہی تھے۔ اور دریا آمد و رفت کے لئے اپنے کناروں سے دور تک کام نہیں دے سکتے۔ ضروریات زندگی ایک جگہ سے دوسری جگہ مزدوروں کے ذریعہ لے جائی جاتی تھیں۔ لیکن اس طرح نہ صرف بہت ہی قلیل سامان لے جایا جا سکتا تھا۔ بلکہ مزدوری بھی بہت دینا پڑتی تھی۔ اس کے علاوہ باربردار جانور بھی استعمال کئے جاتے تھے۔ یہ طریق بھی کسی طرح کامیاب نہ کہلا سکتا تھا۔ نہ صرف یہ کہ جانور بہت کم رفتار سے رستہ طے کرتے تھے بلکہ جنگلات میں زہریلی مکھیوں کے کاٹنے کی وجہ سے اکثر رستہ میں ہی مر جاتے تھے۔ اور سامان لے جانے والوں کو دوہری مصیبت کا سامنا ہوتا تھا۔ جو بچتے تھے۔ ان کا بھی کثیر حصہ دریاؤں کی طغیانی کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ اگرچہ ان ایام میں بھی سڑکوں کے لئے کوششیں کی جاتی تھیں۔ لیکن روپیہ کی قلت کے باعث یہ انتظام ہمیشہ نامکمل رہتا۔ دریاؤں پر مضبوط پل بنانے کے لئے نہ صرف روپے کی قلت تھی۔ بلکہ ماہر انجینئروں کو ان مقامات پر لانا بھی کارے دارد کا مسئلہ تھا۔ اس زمانہ میں یہاں کے ہائی کمشنر نے ان دقتوں کے پیش نظر ٹرانسپورٹ کا محکمہ کھولنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس کے ماتحت نائیجیریا کے وسطی علاقہ میں زنگورو (دریائے کیڈونا کے کنارے ایک شہر ہے) سے زاریا (شمالی علاقہ میں ایک شہر ہے) تک سڑک بنوا کر ہندوستان سے چھکڑے اور ان کے گاڑی بان منگوائے گئے۔ اور اگرچہ بیلوں کی موت سے بہت زیادہ نقصان ہوا لیکن پھر بھی نسبتاً اس تجویز نے اس علاقے کو امید سے بڑھ کر فائدہ پہونچایا۔ یہ انتظام زاریا میں ریل کے پہونچنے تک جاری رہا اس کے بعد آہستہ آہستہ ریل کے حلقہ کو وسیع کرنا شروع کیا گیا۔ اگرچہ ابھی تک نائیجیریا کے بہت ہی کم علاقوں میں ریل پہنچی ہے۔ لیکن جو کچھ تھوڑا بہت ہوا ہے اس سے ملک میں بہت سی سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ اور ریلوے کے قریب کے علاقے متمدن ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

یہ ہے نائیجیریا کے ماضی اور حال کا ایک مختصر سا خاکہ۔ لیکن اب نائیجیریا ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ یہاں کے لوگوں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ دنیا کے دیگر مہذب ممالک کے دوش بدوش زندگی بسر کرنے کے لئے یہ لوگ بے تاب ہیں۔ اور ان کی بے تابی ان کے لئے مفید نتائج پیدا کر رہی ہے۔

نائیجیریا کا مستقبل موجودہ ترقی کی رفتار کے مطابق ہی کچھ کم روشن نہیں ہے۔ لیکن اس رفتار کو اور بھی زیادہ تیز کرنے کے لئے حال ہی میں ایک سکیم تیار کی گئی ہے۔ جسے ”ترقی و بہبودی کی دس سالہ سکیم“ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

لیجسلیٹو کونسل کے اس موسم کے اجلاس میں جو ۱۰ دسمبر کو شروع ہو کر ۱۳ دسمبر کسی اور وقت کے لئے ملتوی ہوا۔ اس سکیم کو پیش کیا گیا۔ یہ سکیم ممبران کے سامنے پیش کرتے ہوئے بتایا گیا۔ کہ ترقی کے قریباً تمام شعبے اس سے اثر پذیر ہوں گے۔

ذرائع آمد و رفت جو آج تک ناقص اور نامکمل رہے ہیں۔ ان کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ یعنی وہ علاقے جہاں ریل یا موٹر وغیرہ نہیں جاتی۔ وہاں ریل یا موٹر کا انتظام کیا جائے گا۔ اور وہ علاقے جہاں موٹر کی سڑکیں تو موجود ہیں۔ لیکن خستہ حالت میں ہیں۔ اور باوجود ان کی حفاظت کے لئے بارش کے ایام میں بارش کے چند چھینٹے پڑنے پر بھی موٹروں کو بارہ گھنٹے تک ٹھہر جانے کا حکم ہے۔ ان کو درست کیا جائے گا۔ گاؤں اور شہروں میں پانی کے حصول کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں گی۔ پانی ایک ایسی ضرورت زندگی ہے۔ جس کے بغیر انسانی زندگی کا قائم رہنا محال ہے۔ آجکل اکثر علاقے ایسے ہیں۔ جہاں جوہڑوں کا پانی استعمال کیا جاتا ہے۔

خط و کتابت کے ذرائع کو زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ان دنوں سوائے چند ایک شہروں کے کسی جگہ پر ہرکارے نہیں ہیں۔ لوگوں کو خود ڈاک خانے میں جا کر پوچھنا پڑتا ہے۔ کہ ان کا کوئی خط تو نہیں آیا۔ چنانچہ بعض خطوط مکتوب الیہ کے ڈاک خانے میں حاضر نہ ہونے کی وجہ سے کئی کئی روز تک پڑے رہتے ہیں۔ تمدنی ترقی کے دور میں خط و کتابت کی سہولت زندگی کا جزو لاینفک ہے۔ کہا گیا ہے کہ حکومت اس امر کی طرف خاص توجہ دے گی۔

دریائی اور سمندری سفروں کو زیادہ آسان بنانا بھی اس سکیم کا ایک جزو ہے۔ نائیجیریا کے اکثر علاقوں کی آب و ہوا نہایت ضرر رساں ہے۔ اور ملیریا یہاں کی خاص بیماری ہے۔ اس کے علاوہ مرض النوم Sleeping Sickness اور جذام وغیرہ کے خلاف خاص طور پر اقدامات کئے جائینگے۔

یہاں کے جنگلات سے بیش از بیش فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔ چارپایوں کی حفاظت کے لئے مناسب تدابیر کو عمل میں لایا جائیگا۔

قادیان کا پولنگ پروگرام

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے ووٹروں کا پولنگ مردوں کے واسطے ۲ر فروری، ۴ر فروری و ۵ر فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ اور عورتوں کے واسطے ۵ر فروری، ۶ر فروری و ۷ر فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ یہ تاریخیں صرف ان لوگوں کے لئے ہیں جن کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ تحصیل بٹالہ کے باقی ووٹروں کے لئے دوسری تاریخیں مقرر ہیں۔ پس قادیان کے مرد ووٹروں کو یکم فروری ۱۹۴۶ء کی شام تک قادیان پہونچ جانا چاہیئے۔ اور مستورات کو ۴ر فروری کی شام تک۔ مرد اور عورتوں کے لئے جو تین تین دن مقرر ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں ووٹ دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہر دن کے لئے سرکاری طور پر علیحدہ علیحدہ ووٹر مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ پس پولنگ سے ایک دن قبل قادیان پہنچ جانا ضروری ہے۔ خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ۴۶/۱/۲۲

ملک کی اندرونی تجارت اور یہاں کی پیداوار کی مناسب طریق پر دوسرے ممالک میں ترسیل کے لئے تجارت اور صنعت وحرفت کا محکمہ کھولا جائیگا۔ گاؤں میں کپڑا بننے کی کھڈیاں لگانے کے انتظامات کئے جائینگے یہاں اس بات کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ انگلستان میں یہاں کی کھڈی پر بنی ہوئی چٹائیوں کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۸ء میں پانچ ہزار پونڈ کی مختلف چھ اقسام کی چٹائیاں انگلستان بھیجنے کی اجازت دی گئی تھی۔

تعلیم کو زیادہ وسیع کرنے کی غرض سے خاصکر تعلیم کے ثانوی درجات کو زیادہ علاقوں میں قائم کرنے کی غرض سے استادوں کی ٹریننگ کے لئے اور فنی تعلیم کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں سکول کھولے جائینگے اور "ہاؤسا" (HAUSA) شمالی نائیجیریا کی زبان جو دہاں کی اصل زبان اور عربی کے میل جول کا نتیجہ ہے کے ادب کا بیورو کھولا جائیگا۔ شہروں اور گاؤں کے نقشوں کو زیادہ بہتر صورت میں بدلا جائیگا۔

غرضیکہ متمدن زندگی کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ گورنمنٹ کا خیال ہے۔ کہ دس سال کے عرصہ میں یہ سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اور اگر یہ تجاویز عملی جامہ پہن لیں تو دس سال کے بعد نائیجیریا دنیا کے مہذب ممالک میں شمار ہوسکیگا۔

ان تجاویز کو عمل میں لانے کے لئے ۵۵،۰۰،۰۰۰ پونڈ اخراجات کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اس رقم میں سے ۲۳،۰۰،۰۰۰ پونڈ تو کالونیل ویلفیئر ایکٹ کے ماتحت مہیا کیا جائیگا۔ اور ۱۶،۰۰،۰۰۰ سے ۱۷،۰۰،۰۰۰ تک قرضوں کی صورت میں حاصل کیا جائیگا۔ باقی ماندہ رقم نائیجیریا کے ریونیو سے آہستہ آہستہ حاصل کی جائیگی۔

یہ تجاویز جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے کونسل میں پیش ہوچکی ہیں۔ لیکن ابھی ان کے متعلق آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ امید ہے۔ آئندہ اجلاس کے بعد یہ تجویز عملی صورت اختیار کرنا شروع کر دینگی۔ نور محمد نسیم

حضرت باباناتک صاحب کا ایک شبد

جعلی شبد

سکھ محققین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت بابا نانک صاحب کا مقدس کلام ہم تک اپنی اصلی حالت میں نہیں پہنچا بلکہ لوگوں نے اس میں ناجائز تصرف کرکے اس کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ سکھ ودوانوں کو اس بات کا اقرار ہے۔ کہ بابا صاحب کا کلام سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں ہی محرف ومبدل ہونا شروع ہوگیا تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالجات سے ظاہر ہے۔

"گورو نانک صاحب کے نام پر بانی کا بنانا تو سادھوؤں اور فقیروں نے ان کے زمانہ میں ہی شروع کر دیا تھا۔ اور گورو ارجن صاحب کے وقت تک پون صدی مزید اسی ڈھنگ میں گزر چکی تھی۔ اگر گوشٹاں اور جنم ساکھیاں وغیرہ کی چھان بین کی جائے تو یہ جعلی بانی تقریباً اتنی ہی ہے جتنی کہ خود گورو نانک صاحب کی اصلی ہے۔"

(پراچین بیڑاں صفحہ ۹ مترجم از گورمکھی)

ایک مشہور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ صاحب امرتسری فرماتے ہیں۔

"شری پنجم پادشاہ کے زمانہ تک بیشمار شبد گورو نانک کے نام پر جعلی بنائے جاچکے تھے اور بے شمار ان کے بنائے ہوئے شبدوں کو محرف ومبدل کر دیا گیا تھا۔"

(گورپرتاپ سورج گرنتھ جلد اول صفحہ مترجم از گورمکھی)

ایک اور مقام پر بھائی صاحب موصوف نے فرمایا:۔

"ابھی پچاس یا ساٹھ سال ہی گورو نانک صاحب کو وفات پائے گزرے تھے کہ یہ اندھیر مچ گیا تھا۔" (گورپرتاپ سورج گرنتھ صفحہ ۲۰۹ مترجم از گورمکھی)

ایک اور سکھ ودوان پروفیسر تیجا سنگھ صاحب ایم اے نے تحریر فرمایا:۔

"کسی دھرمی نے اپنے پاس سے نصیحت نامہ لکھ کر اس پر محلہ ا لکھ دیا ہے۔ اب یہ اس قدر مروج ہوگیا ہے۔ کہ حماتا داسوانی ایسے لائق آدمی بھی اسکی مثالیں پیش کر رہے ہیں۔"

(رہچاواڑی کا اتہاس نمبر صفحہ ۳ مترجم از گورمکھی)

یہ حوالجات ظاہر کرتے ہیں کہ بابا نانک صاحب کے کلام میں لوگوں نے ناجائز طور پر تصرف کرکے اس کو محرف ومبدل کرنے سے دریغ نہیں کیا اور اسکی ابتدا سکھ گورو صاحبان کے زمانہ سے ہوئی۔

سکھ صاحبان کے پانچویں گورو گورو ارجن صاحب نے حضرت بابا نانک صاحب کی وفات کے ۶۵ سال بعد گرنتھ صاحب مرتب کیا سکھ ودوان یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن صاحب نے بھی بابا صاحب کے کلام میں بعض مقامات پر تبدیلیاں کیں۔ اور مول منتر میں بھی ترمیم کی۔ (ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ صفحہ ۱۷۸) نیز حضرت بابا نانک صاحب کی ترتیب کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ (گورو نانک چمتکار مصنفہ بھائی ویر سنگھ صاحب صفحہ ۵۵) ان حالات کو مد نظر رکھ کر جب حضرت بابا نانک صاحب کے ایسے شبد پر غور کیا جائے (جس سے کہ آپ کے کلام میں تضاد پیدا ہوتا ہو) تو اس بات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ بابا صاحب کا کلام محرف ومبدل ہوچکا ہے۔ اور یہ تضاد اسی تحریف کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

" اختلاف محض اس وجہ سے ہے کہ جو لوگ باوا صاحب سے بہت پیچھے آئے انہوں نے باوا صاحب کے قدم پر قدم نہیں رکھا۔ اور انہوں نے مخلوق پرستی کی طرف دوبارہ رجوع کر لیا اور لوگوں کو دیدیوں اور دیوتوں کی پرستش کے لئے رغبت دلائی۔ اور نیز اسلام سے ان کو تعصب ہوگیا۔ اور دوسری طرف انہوں نے دیکھا کہ باوا صاحب سراسر اسلام کی تائید کئے جاتے ہیں۔ اور تمام باتیں ان کی مسلمانوں کے رنگ میں ہیں۔ اس لئے انہوں نے باوا صاحب کے اشعار میں اپنی طرف سے اشعار ملا دیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان اشعار میں تناقض پیدا ہوگیا۔" (ست بچن صفحہ ۲۹ و ۳۰)

ایک شبد

اس تحریف اور تناقض کا ایک بین ثبوت گرنتھ صاحب کے ایک شبد سے ملتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں حضرت بابا نانک صاحب کے نام پر حسب ذیل شبد درج ہے:۔

اچھل چھلائی نہ چھلے
دگھاؤ کٹ را کر سکے
جیوں صاحب راکھے تیوں رہے
اس لوبھی کا جیوٹل ٹلے
بن تیل دیوا کیوں جلے
پوتھی پوران کمائیے
بھو وٹی ات تن لائیے
سچ بوجھن آن جلائیے
ایہہ تیل دیوا تو جلے
کر چانن صاحب ایوں ملے

(محلہ ا صفحہ ۲۵)

اس شبد کی ابتدا میں ایک سوال ہے۔ جو سکھ تاریخ کی رو سے میاں مٹھا صاحب نے حضرت بابا صاحب سے کیا۔ اور بابا صاحب کا جواب "پوتھی پوران کمائیے" سے شروع ہوتا ہے۔ یہ شبد ظاہر کرتا ہے۔ کہ بابا صاحب نے مایا پر قابو پانے کے لئے پورانوں پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اب یہ بات ایسی ہے۔ کہ جو نہ صرف اسلام کے خلاف ہے۔ بلکہ سکھ صاحبان کے عقاید کے بھی سراسر مخالف ہے۔ کیونکہ کوئی سکھ پورانوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مایا پر قابو پانے اور خدا کا وصل ہونے کا قائل نہیں۔ نیز یہ بات ویدک دھرم کے بھی مطابق نہیں ہے۔ کوئی اریہ سماجی اس بات کا قائل نہیں۔ اور سناتن دھرمی بھی ویدوں کو چھوڑ کر پورانوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مایا پر قابو پانا اور خدا کا ملنا تسلیم نہیں کرتے۔ خود حضرت بابا نانک صاحب کا اپنا ہی دوسرا کلام اس خیال کی تردید کے لئے کافی ہے۔

ہندوؤں کی دست درازی

ان حالات میں اس شبد کے بارہ میں دو ہی خیال کئے جاسکتے ہیں۔ اول یہ کہ یہ شبد بابا صاحب کے اس زمانہ کا ہے۔ جبکہ آپ نے ابھی ہندو مذہب ترک نہ کیا تھا۔ یعنی ابھی آپ اسلام میں داخل نہ ہوئے تھے۔ یا پھر کسی پورانک کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ ہمارے سکھ بھائی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوؤں کی طرف سے سکھ مذہب کی مقدس کتب میں ہندو مذہب کے عقاید اور تعلیمات داخل کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ چنانچہ بابو تیجا سنگھ صاحب آف بھسوڑ لکھتے ہیں۔

" افسوس جن لوگوں پر خالصہ پنتھ نے بیشمار احسان کئے اور جن کے لئے اپنی امولک جانیں قربان

کردیں۔ وہی لوگ اندرونی طور سے مخالف بن کر خالصہ دھرم کی کتب کو بگاڑتے رہے اور حکومت وقت کے پاس جھوٹی شکایات کرکے پنتھ کو مصائب کا شکار بناتے ہوئے جڑوں میں تیل دیتے رہے۔"

(بھگوتی پربودھ دیباچہ صلا مترجم از گورمکھی)

ایک اور مقام پر آپ نے لکھا ہے۔

"جس قدر مثال ہندو دھرم کے پرچار کے لئے ضروری تھیں۔ وہ تمام خالصہ پنتھ کے اتہاس میں ہندوؤں نے کسی نہ کسی طرح داخل کردیں۔" (بھگوتی پربودھ صلا دیباچہ مترجم از گورمکھی)

پس اس لحاظ سے یہی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ "پوتھی پوران کمائیے" کا جواب بابا نانک صاحب کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں۔ بلکہ یہ کسی پورانک بھائی کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق ہمارے سکھ بھائی یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ آپ نے ہندو مذہب کی کتب مقدسہ کو فضول سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ سردار گنڈا سنگھ صاحب فرماتے ہیں:۔ "شری گورو صاحبان نے وید شاستر اچھی طرح پڑھ کر دیکھ چکے تھے۔ اور ان کو فضول سمجھکر چھوڑ دیا تھا۔" (نسخہ ضبط دیانندیا صلا)

حضرت بابا نانک صاحب کا اپنا کلام بھی اس بات کا شاہد ہے۔ کہ آپ کے خیالات ہندو مذہب کی مقدس کتب کے بارہ میں اچھے نہ تھے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:۔

"وید پوران کتھے سنے ہارے منی انیکا"

(محلہ ۱ صلا)

یعنی بے شمار رشی اور منی لوگ ویدوں اور پورانوں کو پڑھتے پڑھتے اور سنتے سنتے ہار گئے۔ اور نجات حاصل نہ کرسکے۔

اب باباصاحب کے اس واضح فرمان کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ باباصاحب نے یہ فرمایا ہوگا۔ کہ پورانوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کا خدا سے وصل ہوجاتا ہے۔

اسلام اور ہندو دھرم کا مطالعہ

حضرت بابا نانک صاحب کے زمانہ میں مذہبی لحاظ سے دو بڑی قومیں ہندوستان میں آباد تھیں۔ ایک مسلمان اور دوسرے ہندو۔ آپ نے ان دونوں قوموں کے مذاہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ان کی مذہبی کتب کا مطالعہ کیا۔ چنانچہ مسٹر کننگھم لکھتے ہیں:۔

"He (Nanak) made himself familiar with the popular creeds both Mohammaden and hindus and that he gained a general knowledge of the Quran and of the Brahmecal Shastras (P. 41)

حضرت بابا نانک صاحب نے خود بھی اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ میں نے وید شاستر اور اسلامی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک قول جنم ساکھی بھائی بالا میں موجود ہے جو یہ ہے کہ:۔

ترئے کونڈاں بھالیاں ترئیے سود ھے بھید
توریت انجیل زبور ترے پڑھ سن ڈٹھے وید
(جنم ساکھی بھائی بالا صلا)

اس قدر وسیع مطالعہ اور چھان بین کے بعد آپ نے ایک طرف تو ہندو کتب کے بارہ میں اپنی رائے ظاہر کی۔ اور دوسری طرف قرآن شریف کے متعلق بھی اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں آپ کا حسب ذیل شبد موجود ہے۔

کل پروان کتیب قرآن
پوتھی پنڈت رہے پوران (محلہ ا صلا ۹۰۳)

گورو گرنتھ صاحب کی گرامر اور قواعد کے رو سے اس کے معنے یہ ہیں۔ کلجگ کے زمانہ کے لئے منظور کتاب صرف قرآن شریف ہے۔ اور پوتھیاں اور پنڈت اور تمام پوران منسوخ ہوگئے ہیں۔

اب جائے غور ہے۔ کہ پرانوں کو منسوخ قرار دینے والا انسان یہ کیونکر کہہ سکتا تھا۔ کہ پورانوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کا خدا سے وصل ہوجاتا ہے۔ جبکہ وہ یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ بے شمار رشی اور منی ویدوں اور پرانوں کو پڑھتے پڑھتے اور سنتے سنتے ہار گئے۔ مگر نجات حاصل نہ کرسکے۔ پس ان باتوں کو مدنظر رکھکر یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ "پوتھی پوران کمائیے" حضرت بابا نانک صاحب کا فرمان نہیں ہوسکتا۔ بلکہ یہ الحاق ہے۔ جو کسی پورانک بھائی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ سکھ محققین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بعض لوگوں نے گورو گرنتھ صاحب کی نقول کرتے وقت بعض شبد اپنے پاس سے بھی ملانے کی کوشش کی۔ اور اس کوشش کی ابتدا گورو ارجن صاحب کے زمانہ میں ان کے ایک خاص سکھ بھائی بنو سے ہوئی۔ جس نے گورو گرنتھ صاحب کی نقل کرتے وقت "جت در لکھ محمدا" وغیرہ شبد اپنے پاس سے گرنتھ صاحب میں داخل کردیئے۔ اور اب تک برابر اس کوشش کا سلسلہ جاری رہا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گورو گرنتھ صاحب کے اکثر قلمی نسخے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

شبد میں تبدیلی کرنے کا ایک ثبوت

جب ہم حضرت بابا نانک صاحب کے اس شبد کے متعلق جو زیر بحث ہے۔ جنم ساکھیوں میں نظر ڈالتے ہیں۔ تو وہاں یہ شبد ان الفاظ میں نہیں ملتا۔ چنانچہ ولایت والی جنم ساکھی کے صلا ۱۶۹ میں یوں ہے:۔

اچھل چھلائی نہ چھلے
اگ گھاؤ کٹارا کا کرے
اس لوبھی کا من ٹل چلے
بن تیل دیوا کیوں بلے
قرآن کتیب کمائیے
بھو وٹی ات تن لائیے
سچ بوجھن آن جلائیے
بن تیل دیوا ایوں بلے
کر چانن صاحب ایوں ملے

یہ شبد ولایت والی جنم ساکھی کے علاوہ بعض اور کتب میں بھی موجود ہے۔ اور ہر جگہ "قرآن کتیب کمائیے" ہی ہے۔ ملاحظہ ہو جنم ساکھی (میکالف والی صلا ۱۷) و جنم ساکھی بھائی بالا کلاں صلا ۱۲ خورد صلا ۲۳)

ان جنم ساکھیوں کے بیان کے مطابق باباصاحب نے اس شبد میں "قرآن کتیب کمائیے" فرمایا تھا۔ جس کو بعد میں "پوتھی پوران کمائیے" میں تبدیل کردیا گیا۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ گورو گرنتھ صاحب کے کسی قدیمی نسخہ میں یہ "قرآن کتیب کمائیے" ہی ہو۔ اور نقل کرتے وقت کسی صاحب نے عمداً یا بے احتیاطی سے "پوتھی پوران کمائیے" لکھ دیا ہو۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب کے ناقلوں سے اس قسم کی کوتاہیوں کا ہوجانا ناممکنات میں سے نہیں۔ ان کا طرز عمل اس بارہ میں بالکل واضح ہے۔ کہ انہوں نے گورو گرنتھ صاحب نقل کرتے وقت احتیاط سے کام نہیں لیا۔ اور اس قسم کی تبدیلیاں کردیں۔ بلکہ بعض نسخوں میں تو کئی کئی شبدوں کا اضافہ کردیا۔

ولایت والی جنم ساکھی کو جب ایڈٹ کرکے دفتر خالصہ سماچار امرتسر کی طرف سے پورانن جنم ساکھی کے نام سے شائع کیا گیا۔ تو اس میں "قرآن کتیب" کی بجائے "پوتھی پوران" لکھ دیا گیا۔ (ملاحظہ ہو صلا ۸۵) اس تبدیلی سے کوشش تو یہ کی گئی۔ کہ باباصاحب کی اس محبت پر پردہ پڑجائے۔ جو ان کے پاکیزہ دل میں قرآن شریف سے تھی۔ لیکن اس طرف توجہ ہی نہیں دی گئی۔ کہ اس طرح باباصاحب پورانوں کے پوجاری ثابت کئے جارہے ہیں۔ جو سکھ دھرم کے بھی سراسر خلاف ہے۔ سکھ دھرم کی تعلیم تو یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ:۔

جے سمرتن کے بھیئے انوراگی
تن تن کریا برہم کی تیاگی
جن من ہر چنن ٹھہرایو
سو سمرتن کے راہ نہ آیو
برہما چار ہی وید بنائے
سرب لوک تہ کرم چلائے
جن کی لو ہر چرنن لاگی
تے بیدن کے بھیئے تیاگی
(دسم گرنتھ صلا ۵)

یعنی جن کا خدا سے تعلق ہوجاتا ہے۔ وہ ویدوں اور شاستروں کے قریب بھی نہیں جاتے۔ پوران تو ہندو دھرم میں بھی وید اور شاستر کے بعد درجہ رکھتے ہیں۔

اس شبد کی اندرونی شہادت بھی یہی ثابت کرتی ہے۔ کہ یہ ناقلوں کی بے احتیاطی کے باعث اپنی اصلی شکل میں نہیں رہا۔ مثال کے طور پر ہم اس کی آخری سطور پیش کرتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے:۔

"ایہہ تیل دیوا ایوں جلے
کر چانن صاحب ایوں ملے"

یہ حضرت بابا نانک صاحب کی طرف سے "بن تیل دیوا کیوں جلے" کا جواب ہے۔ جنم ساکھی میں بھی سطور حسب ذیل الفاظ میں ہیں۔

بن تیل دیوا ایوں بلے
کر چانن صاحب ایوں ملے

"بن تیل دیوا کیوں بلے" کا صحیح جواب "بن تیل دیوا ایوں بلے" ہی ہوسکتا ہے۔ "ایہہ تیل دیوا ایوں بلے" نقل کرنے والوں کی بے احتیاطی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جو مضمون "بن تیل ایوں بلے" میں پایا جاتا ہے۔ وہ "ایہہ تیل دیوا ایوں جلے" میں پیدا نہیں ہوتا۔

سکھ کتب سے یہ ثابت ہے۔ کہ یہ شبد بابا نانک صاحب نے ایک مسلمان کے جواب میں فرمایا ہے۔ بعض نے اس کا نام میاں مٹھا ظاہر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ولایت والی جنم ساکھی صلا ۱۶۸ و پورانن جنم ساکھی صلا ۸۱) اور بعض نے اس کا نام شیخ ابراحم (ابراہیم) بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب مترجم گیانی نارائن سنگھ صاحب صلا ۷۵ اور جنم ساکھی بھائی بالا خورد صلا ۳۴۷)

اس لحاظ سے بھی باباصاحب کا "پوتھی پوران کمائیے" کہنا درست نہیں ہو سکتا - جبکہ سکھ ودونوں کو مسلم ہے - کہ باباصاحب جب مسلمانوں کو نصیحت کرتے تھے - تو ان کے سامنے اسلام پیش کیا کرتے تھے (ملاحظہ ہو مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ مصنفہ پروفیسر سندر سنگھ صاحب ایم - اے ص ۴۳)

پس جنم ساکھیوں میں اس شبد کا "قرآن کتیب کمائیے" کی شکل میں موجود ہونا - اس بات پر صاف دلالت کرتا ہے - کہ باباصاحب نے "پوتھی پوران کمائیے" نہیں فرمایا - اور جب ہم باباصاحب کے اس قول کو گورو گرنتھ صاحب میں آپ کے درج شدہ کلام - اور آپ کے طرز عمل کی روشنی میں دیکھتے ہیں - تو معلوم ہوتا ہے - کہ آپ کا فرمان "قرآن کتیب کمائیے" ہی ہو سکتا ہے - جو بعد میں "پوتھی پوران کمائیے" میں تبدیل کر دیا گیا -

حضرت باباصاحب اور قرآن شریف

ہم اس بات کا ذکر کر آئے ہیں - کہ باباصاحب اس موجودہ زمانہ کے لئے منظور شدہ اور قابل عمل کتاب قرآن شریف ہی تسلیم کرتے تھے - چنانچہ آپ کا یہ فرمان نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ :-

"کل پروان کتیب قرآن"

یعنی کلجگ کے زمانہ کے لئے منظور کتاب صرف قرآن شریف ہے -

پس جب آپ کا عقیدہ یہ تھا کہ قرآن شریف ہی موجودہ زمانہ کے لئے قابل عمل ہے - اور آپ کا طرز عمل بھی یہی ہے - کہ آپ اپنے ساتھ قرآن شریف ہی رکھا کرتے تھے چنانچہ آپ کی مشہور یادگار گورو ہرسہائے کا قرآن شریف بھی آپ کے عاشق قرآن ہونے کی ایک بین دلیل ہے اور آپ کا مقدس چولہ جس پر قرآن شریف کی آیات درج ہیں - آپ کا قرآن شریف سے گہرا تعلق ثابت کرتا ہے - اس صورت میں آپ ہی فرما سکتے تھے کہ قرآن شریف پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کا خدا سے وصل ہو جاتا ہے - چنانچہ اس بات کی تائید گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ آپ کا ایک اور شبد بھی کرتا ہے - جو حسب ذیل ہے :-

خصم کی نظر پسندے جنی کر ایک دھیایا

تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی
(محلہ ا صفحہ ۲۴)

یعنی خدا کی نظر میں وہی لوگ مقبول ہوتے ہیں - جو توحید کے قائم ہو کر پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں - اور تیس روزے رکھتے ہیں - اور شیطان کے مقابلہ کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں -

اب ظاہر ہے کہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی دراصل قرآن شریف پر ہی عمل ہے - اور اس کا نتیجہ آپ نے انسان کا خدا کی نظر میں مقبول ہونا بیان فرمایا ہے - جو "قرآن کتیب کمائیے" والے شبد کی تشریح ہے -

دوسری طرف آپ نے پورانوں کے بارہ میں واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ :-

"پوتھی پنڈت رہے پوران"

یعنی پوران اب منسوخ ہو گئے ہیں - اس صورت میں آپ کا ایک مسلمان کے جواب میں "پوتھی پوران کمائیے" فرمانا کیونکر درست ہو سکتا ہے - جبکہ آپ کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ :-

"وید پوران کتھے سنے ہارے منی انیکا"

یعنی بے شمار رشی اور منی لوگ ویدوں اور پورانوں کو پڑھتے پڑھتے اور سنتے سنتے ہار گئے ہیں - اور نجات حاصل نہ کر سکے -

اگر کوئی سکھ محقق اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالیں تو ہم ان کے ممنون ہوں گے کیونکہ پورانوں کے متعلق ان کا بھی وہی خیال ہے جو ہمارا ہے - اس صورت میں باباصاحب کی طرف یہ منسوب کرنا کہ ان کا یہ قول ہے کہ پورانوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کا خدا سے وصل ہو جاتا ہے کیونکر درست ہو سکتا ہے - ہماری رائے تو یہی ہے کہ یہ باباصاحب کا قول نہیں - بلکہ ناقلوں کی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے -

عباد اللہ گیانی قادیان

وقارِ عمل ملتوی

۲۵ جنوری کو جو وقارِ عمل منایا جانے والا تھا اس کے متعلق مہتمم صاحب نے اطلاع دی ہے کہ بعض وجوہ کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے - خدام اور دیگر اصحاب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان دوبارہ کیا جا رہا ہے -

ابن اللہ کی تشریح از روئے بائیبل

عیسائی صاحبان کا عقیدہ ہے - کہ چونکہ حضرت مسیح کو خدا کے الہام اور کلام میں "ابن اللہ" کہا گیا ہے - اس لئے وہ خدا کے حقیقی بیٹے ہیں نعوذ باللہ - بائیبل میں اگر صرف حضرت مسیح کو ہی ابن اللہ کے نام سے خطاب کیا جاتا - اور کسی اور نبی و ولی کے لئے یہ نام نہ آیا ہوتا - تو ان کا خیال درست ہو سکتا تھا - لیکن اگر ابن اللہ کا خطاب صلحاء، انبیاء و شرفاء قاضیوں اور مفتیوں تک کے متعلق بھی استعمال ہوا ہو - اور وہ سب خدا کے بیٹے نہیں بن سکتے - تو حضرت مسیح بھی ان معنوں میں بیٹے نہیں ہو سکتے جن معنوں میں عیسائی سمجھتے ہیں - بلکہ اس کے کچھ اور معنے ہوں گے -

بائیبل مقدس میں حضرت مسیح کو صرف ابن اللہ ہی نہیں کہا گیا - بلکہ ابن آدم - خداوند - اور نبی کے معزز خطابوں سے بھی پکارا گیا ہے - پہلے وہ مقامات ملاحظہ فرمائیں - جہاں ابن اللہ اور نبیوں کو بھی کہا گیا ہے -

(۱) خروج ۴/۲۲ "خداوند نے یوں فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا ہے - سو میں تجھے کہتا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے - تاکہ وہ میری عبادت کرے"

(۲) اتواریخ ۲۲/۱۰ حضرت سلیمان کے متعلق فرمایا - "وہی میرے نام کے لئے ایک گھر بنائے گا - وہ میرا بیٹا ہوگا - اور میں اس کا باپ ہوں گا"

(۳) زبور ۲/۷ "خداوند نے میرے حق میں فرمایا - تو میرا بیٹا ہے - میں آج کے دن تیرا باپ ہوا"

(۴) یرمیاہ ۳۱/۹ "میں اسرائیل کا باپ ہوں - اور افرائیم میرا پلوٹھا ہے"

(۵) متی ۵/۹ "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں - کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے"

(۶) گلیتوں ۳/۲۶ "تم سب اس ایمان کے وسیلہ سے جو یسوع مسیح میں ہے خدا کے فرزند ہو"

(۷) یوحنا ۱/۱۲ - ایوب ۱/۶ - پیدائش ۶/۲ استثناء ۱۴/۱ - ۳۲/۱۹ میں خدا کے فرزندوں کا ذکر ہے جو سب مخلوق اور انسان ہیں -

(۸) مرقس ۱۵/۳۹ - جب حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا - تو مرقس لکھتا ہے - "اور جو صوبہ دار اس کے سامنے کھڑا تھا - اس نے اسے یوں دم دیتے ہوئے دیکھ کر کہا - کہ یہ آدمی بیشک خدا کا بیٹا تھا"

(۹) اسی واقعہ کو لوقا ۲۳/۴۷ دیکھ کر کہتا ہے :- "یہ ماجرا دیکھ کر صوبہ دار نے خدا کی بڑائی بیان کی - اور کہا بے شک یہ آدمی راستباز تھا" یعنی لوقا خدا کے بیٹے کا مفہوم راستباز سمجھا تھا -

پس الہام الٰہی میں ابن اللہ کا لفظ ان کی پاک باطنی اور مقرب بارگاہ الٰہی ہونے کے متعلق آیا ہے - حضرت مسیح کو ابن اللہ کے علاوہ ابن آدم کے نام سے بھی خطاب کیا گیا ہے - دیکھو متی ۱/۱ یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہیم نسب نامہ -

متی ۸/۲۰ "یسوع نے اسے کہا - کہ لومڑیوں کے لئے بھٹ ہوتے ہیں - اور ہوا کے پرندوں کے لئے گھونسلے - مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں - (خدا کی صفت تو لہٗ ملک السمٰوات والارض زمین و آسمان کا مالک - لیکن یہاں معاملہ ہی الٹا ہے - بیٹا کیسے ہوا)

متی ۱۱/۱۹ "ابن آدم کھاتا پیتا آیا"

لوقا ۶/۵ "پھر اس نے کہا کہ ابن آدم سبت کا مالک ہے" یہودی ایک موقعہ پر آپ کو سنگسار کرنے لگے - تو حضرت مسیح نے ان سے پوچھا "کس کام کے سبب مجھے سنگسار کرتے ہو" تب یہود نے جواب دیا "اچھے کام کے سبب نہیں بلکہ کفر کے سبب تجھے سنگسار کرتے ہیں - اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے" یسوع نے انہیں جواب دیا - "میں نے کہا کہ تم خدا ہو" یوحنا ۱۰/۳۴ - جبکہ شریعت میں ابن اللہ ہی نہیں بلکہ خدا کا لقب دیا گیا ہے - جن کے پاس خدا کا کلام آیا - تو ابن اللہ کہنے پر کیوں ناراض ہوتے ہو - پس ثابت ہوا - زبور ۸۲/۶ "میں نے کہا تھا کہ تم الٰہ ہو - اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو" کے مطابق کہ آپ خدا کے پیارے اور راستباز تھے - پھر خدا کا لفظ بھی انسانوں کے متعلق استعمال ہوا ہے

پیدائش ۴۴/۱۸ حضرت یوسف کے بھائی آپ سے کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں "انہوں نے کہا

اے میرے خداوند۔ تیرے غلام کھانے کی چیزیں مول لینے آئے ہیں۔

پیدائش ۴۲ " سارہ ابراہیم کے حکم مانتی تھی اور اسے خداوند کہتی تھی"

پھر حضرت مسیح کو بھی اسی نام سے کبھی پکارا گیا ہے۔

(۱) نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔ (متی ۱۳/۵۷)

(۲) اے خداوند مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تو خدا کا نبی ہے (یوحنا ۴/۱۹) ایک عورت نے کہا اور آپ نے اس کی تردید نہ کی۔

(۳) متی ۲۱/۱۰ - اور جب وہ یروشلم میں داخل ہوا۔ تو سارے شہر میں ہل چل پڑ گئی - اور لوگ کہنے لگے۔ یہ کون ہے۔ بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرہ کا نبی یسوع ہے۔

(۴) لوقا ۷/۱۶ - ایک بڑا نبی ہم میں اٹھا ہے اور کہ خدا نے اپنی امت پر توجہ کی ہے۔

ان سب محولہ بالا بائیبل کے حوالوں سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق نہ ابن اللہ تھے اور نہ ہی خدا تھے۔ ہاں ابن آدم اور نبی اللہ تھے۔

وہ تو اپنے آپ کو نیک استاد بھی کہلانا ناپسند کرتے تھے۔ ایک سردار نے آپ کو خطاب کرتے ہوئے یوں کہا۔ " اے نیک استاد میں کیا کروں۔ تاکہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں" تو آپ فرماتے ہیں۔ " تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ کوئی نیک نہیں۔ مگر ایک یعنی خدا" (متی ۱۹/۱۷) ان میں خدائی کی کوئی صفت نہیں پائی جاتی تھی۔ مثلاً القدوس۔ قوی۔ خالق۔ آسمان اور زمین کا مالک۔ تو وہ خدا یا ابن خدا کس طرح ہو سکتے ہیں۔

سچی بات تو یہی ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے یا اھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللّٰہ الا الحق انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللّٰہ۔ یعنی اے اہل کتاب دین میں غلو نہ کرو (کہ تا بیٹا کبھی خدا ہو سکتا ہے۔ متی ۱۱/۲۷) اللہ تعالےٰ کے متعلق سچی بات کہو مسیح بیٹا مریم کا صرف اللہ کا ایک رسول تھا۔ دیکھ

کاش عیسائی صاحبان قرآن مجید کے اس سچے اور لاریب فیصلہ کو جو ان کی کتاب کا ہی دراصل فیصلہ ہے مان لیں اور خدا کہنے سے باز آ جائیں۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

احقر محمد ابراہیم واقف تحریک جدید

اسلام کی پیش کردہ ایک بہت بڑی صداقت

ہر بیماری کا علاج اور زیادہ کامیاب علاج دریافت کرنے کی کامیاب کوشش

زمانہ جنگ میں جہاں تمام محارب ممالک اپنی کامیابی کے لئے نئی ایجادات کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے۔ اور اپنے حریف کے لئے زیادہ سے زیادہ مہلک اور خطرناک سامان فراہم کرنے کی فکر میں تھے۔ وہاں انسان کی بہتری اور بھلائی کی بھی کئی چیزیں نکل آئیں۔ خاص کر اس عرصہ جنگ میں ماہرین علم طب نے کئی ایسی بیماریوں کے علاج دریافت کئے۔ جو پہلے لاعلاج سمجھی جاتی تھیں۔ یا جن کے علاج کوئی زیادہ کامیاب نہ تھے۔ اور یہ نہایت خوش کن امر ہے۔ کہ صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے دکھ درد دور کرنے میں مدد ملے گی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل اپنے ان مبارک الفاظ میں کہ لکل داءٍ دواءٌ۔ یعنی ایسی کوئی بیماری نہیں۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ نے دوا نہ پیدا کی ہو۔ جس صداقت کا اعلان فرمایا تھا۔ اس کا ایک دفعہ اور دنیا کو اعتراف کرنا پڑا۔ گویا جو باتیں آج دنیا کے طبیبوں کے سامنے حقیقت بن کر آ رہی ہیں۔ انہیں اس طبیب کامل نے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی خاطر بھیجا۔ آج سے صدیوں قبل نہایت مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا تھا۔ اور اس میں اس طرف بھی متوجہ کر دیا تھا۔ کہ کسی بیماری کے معلومہ علاج پر ہی اکتفا نہ کر لینا۔ بلکہ کوشش اور سعی جاری رکھنا بہتر سے بہتر اور مؤثر سے مؤثر تر علاج نکلتے آئینگے۔ اس طرح ریسرچ کرنے والوں کو کامیابی کا یقین دلا کر ان کے لئے جد و جہد کرنے کا وسیع میدان پیش کر دیا۔ اور اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ ایک طرف تو ان بیماریوں کے علاج معلوم ہوتے جا رہے ہیں۔ جنہیں لاعلاج سمجھا جاتا تھا۔ اور دوسری طرف کئی بیماریوں کے نئے علاج جو پہلے سے زیادہ کامیاب ہیں دریافت ہو چکے ہیں۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:-

جذام

جذام یعنی کوڑھ کی بیماری کو لاعلاج سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب اقرار کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ لاعلاج نہیں۔ چنانچہ اخبار پرتاب ۲۳ر اگست لکھتا ہے:-

" جذام کا مرض جواب تک لاعلاج خیال کیا جاتا تھا۔ ان تجربات کی روشنی میں جو پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ حفظان صحت نے گذشتہ چند سالوں میں کئے ہیں۔ لاعلاج نہیں رہا۔ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ماہر جذام ڈاکٹر ایس۔ ایس جیکاریہ نے اس ضمن میں پنجاب گورنمنٹ کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ملیریا کے خلاف مہم کی طرح کوڑھ کے علاج میں بھی بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سائنس کی ریسرچ نے اس پرانی کہاوت کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ کہ جس شخص کو ایک مرتبہ کوڑھ ہو جائے۔ وہ عمر بھر کوڑھی ہی رہتا ہے۔ گذشتہ سال میں کوڑھ کے ۹۸۳ مریضوں کا مختلف شفا خانہ جات میں علاج کیا گیا۔ اور ۸۳۰ اشخاص کو تندرست ہونے پر ڈسچارج کر دیا گیا۔"

اس قسم کی نئی ایجادات آئے دن ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھر کے سائنسدان اور طبیب اس اسلامی اصل کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ کہ لکل داءٍ دواءٌ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ان کے لئے بطور محور ہے

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داءٍ دواءً۔ یعنی بیماریاں بھی اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہیں۔ اور ان کی ادویات بھی پیدا فرما دی ہیں۔ اور ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے۔ پس ہر وہ نئی تحقیق اور ایجاد جو دنیا کے سامنے آتی ہے۔ اسلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام ہر پہلو سے کامل مذہب ہے۔

اب ذیل میں کچھ ایسی بیماریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو پہلے بالعموم مہلک سمجھی جاتی تھیں۔ مگر زمانہ جنگ میں ان کے نئے علاج دریافت کئے گئے ہیں۔ جو زیادہ کامیاب ہیں۔

انفلوئنزا

گذشتہ جنگ عظیم کی پانچ سالہ شرح اموات سے انفلوئنزا سے چند ماہ میں مرنیوالوں کی تعداد کہیں زیادہ تھی۔ اس موذی اور مہلک مرض سے بچنے کے لئے مدت سے کسی زود اثر اور زیادہ مفید دوائی کی تلاش تھی۔ جو گذشتہ سال حاصل ہو گئی۔ نیویارک میں تجربہ کرنے پر اس دوائی کے استعمال سے پچاس فیصدی آدمی بیماری سے بالکل محفوظ رہے۔ اور جو مبتلا ہوئے انہیں بہت ہلکی قسم کی شکایت ہوئی۔ یہ دوائی ٹیکہ کے ذریعہ جسم میں پہنچائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ایسی گھڑیاں تیار ہو گئی ہیں۔ جو انفلوئنزا کے وبائی حملہ کی خبر دیتی ہیں۔ فی الحال یہ گھڑیاں فوجی مقامات پر نصب کی گئی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد فوج کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی مہیا کر دی جائیں گی۔

ملیریا

ملیریا جو کسی زمانہ میں امریکہ کے وسیع علاقوں میں وبا کی طرح پھیل جاتا تھا۔ اور بہت خوفناک مرض سمجھا جاتا تھا۔ وہاں اب اس پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اور رفتہ رفتہ انگلستان میں سے تو اس کا وجود معدوم ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ DDT کا عام استعمال کیا جا رہا ہے۔ جو جراثیم اور مچھروں کے ہلاک کرنے میں نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

خسرہ

خسرہ جو بچوں کے لئے ایک بہت ہی تکلیف دہ اور مہلک بیماری ہے۔ اس کے حفظ ماتقدم کے لئے بھی ایک دوا ایجاد ہو گئی ہے۔ اور یہ اس خون سے جو لوگوں نے نہایت بہادری سے زمانہ جنگ میں امریکن ریڈ کراس سوسائٹی کو بطور عطیہ بھیجا تیار ہوتی ہے۔ اس دوا کا نام گاما گلوبین ہے۔ اور اس کی دریافت ڈاکٹر ایڈون۔ جے کوہن کی قابل قدر کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس دوا کی ایک پوری خوراک بچہ کو خسرہ کے اثرات سے بالکل محفوظ کر دیتی ہے۔ یہ دوا امریکن ریڈ کراس سوسائٹی کثیر مقدار میں تیار کر کے مختلف جگہوں کے محکمہ حفظان صحت کو بھیج رہی ہے۔ تاکہ بچوں کے لئے مفت تقسیم کر دی جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ زمانہ جنگ میں جو خون کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے اس سے یہ دوا ابھی پانچ سال تک اور بنائی جا سکتی ہے

کالی کھانسی

کالی کھانسی بھی بچوں کے لئے ایک بہت خطرناک اور متعدی مرض خیال کیا جاتا ہے۔ تقریباً پچاس فیصدی بچے سات سال کی عمر سے قبل اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ گذشتہ ستمبر میں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی فارمیسی اور کیمسٹری کونسل نے اعلان کیا تھا۔ کہ مدتوں کی ناکام کوشش کے بعد اب ایک ایسی ویکسین دریافت کر لی گئی ہے جو بچوں کو کھانسی سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس ویکسین کے مجرب ہونے کا مظاہرہ آئس لینڈ میں کیا گیا۔ وہاں ہر سات سال بعد کالی کھانسی وبائی شکل میں پھیلتی ہے۔ اس وبائی زمانہ میں ہر سات سال یا اس سے کم عمر کا بچہ اس کا شکار ہوتا ہے۔ آئس لینڈ یونیورسٹی کے ڈاکٹر نیلس ڈنگل نے ... ۵ بچوں پر تجربہ کیا جس کے نتیجہ میں تقریباً تیس فیصدی بچے اس مرض سے بالکل محفوظ رہے۔ اور تقریباً پچاس فیصدی کو یہ مرض نہایت خفیف شکل میں ہوا۔ اور اس قسم کی کوئی مثال نہیں۔ کہ کسی بچہ کو ٹیکہ کے بعد شدید حملہ ہوا ہو۔

جراثیم کی ہلاکت

الٹرا وائلٹ کی شعاعیں اور گلیکول کے بخارات بھی بجائے خود انسانی دماغ کی بہت بڑی تحقیقات کا نتیجہ ہیں۔ ان سے ہوا کی ہر قسم کے جراثیم سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ یہ بڑی حد تک اور بعض مرتبہ مکمل طور پر نمونیہ چیچک، خسرہ وغیرہ کے جراثیم کو فنا کر دیتی ہیں۔ پنسلونیا یونیورسٹی سے متعلق ڈاکٹر میکس بی لاری نے بیمار اور تندرست چوہوں پر ان شعاعوں کا تجربہ کیا ہے۔ یعنی بعض پنجروں کو جن پر مدقوق چوہے تھے۔ ایسے پنجروں کے قریب رکھا گیا۔ کہ دونوں کی ہوا مخلوط ہو جائے۔ اور دونوں طرح کے چوہے ایک ہی سانس میں ہوا لے سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پندرہ میں سے گیارہ چوہے اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن جب دوبارہ یہی تجربہ کرتے ہوئے وائلٹ کی شعاعوں کا استعمال کیا گیا۔ تو ایک بھی چوہا مرض سے متاثر نہ ہوا۔ اور سب محفوظ رہے۔ ڈاکٹر لاری کا خیال ہے۔ کہ وائلٹ کی شعاعوں کی وجہ سے انسانی دق کے جراثیم بھی ہوا کے ذریعہ متعدی نہیں رہیں گے۔ اگر الٹرا وائلٹ شعاعوں کا طریق علاج عام ہو جائے۔ تو یہ ہر مرض کا علاج ثابت ہو گا۔ کیونکہ مرض کی ابتدا جراثیم سے ہوتی ہے۔ اور جراثیم اس سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

پنسلین اور بعض دیگر ادویات بھی اسی جنگ کی پیداوار ہیں۔ جن سے بہت سے مفید نتائج کی توقع ہے۔ ابھی اس میدان میں بہت وسعت ہے۔ اور بہت تحقیقات کی ضرورت۔

(منیر احمد ونیس)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدوں کی فہرست

کیا آپ اپنا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر چکے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ تحریک جدید کے دفتر اول کے بارہویں سال میں ہر مخلص کو ایسی قربانی پیش کرنی چاہیئے۔ جو اس کے اخلاص کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ ہو۔ اس کا طریق یہ ہے۔ کہ وہ جنہوں نے گیارہویں سال میں نمایاں اضافہ سے وعدہ حضور کے پیش کیا ہے۔ وہ اب بارہویں سال میں اضافہ کے ساتھ اپنا وعدہ کریں۔ مگر جنہوں نے گیارہویں سال میں قواعد کے مطابق رقم دی ہے۔ وہ غیر معمولی اضافہ کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دیں۔

دفتر دوم کے سال دوم کے لئے یہ ارشاد ہے۔ کہ ہر احمدی پوری ایک ماہ کی آمد دیکر شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی کے حالات ایسے ہوں۔ کہ وہ پوری ایک ماہ کی آمد نہ دے سکے۔ تو تہائی حصہ دے۔ اگر یہ بھی نہ دے سکتا ہو۔ تو کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے کر شامل ہو جائے۔ اس سے کم نہیں۔ پس ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں اسے اب شامل ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہ تحریک ہے جس میں حصہ لینے والوں کے نام ادب واحترام کے ساتھ تاریخ اسلام میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گے۔ اور اس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ ثواب حاصل کرتے جائیں گے۔ کیونکہ تحریک جدید کا جہاد ایک صدقہ جاریہ ہے۔

دفتر دوم کے سال دوم میں جن مخلصین نے اپنی ایک ایک ماہ کی آمد اپنے امام کے حضور پیش کی ہے۔ ان کے نام اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ وہ احباب جو ابھی تک شامل نہیں ہوئے۔ وہ بھی جلد سے جلد اپنے امام کے ارشاد پر اپنے وعدے پیش فرما دیں۔

جن جماعتوں کی طرف سے دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے آ چکے ہیں۔ ان کی فہرست بھی اس لئے شائع کی جا رہی ہے۔ کہ جنہوں نے ابھی تک بارہویں سال کے وعدے نہیں بھجوائے۔ فوری توجہ فرماویں۔ عام حالات میں تو اعلان کی آخری تاریخ سات فروری ہے۔ مگر جن جماعتوں کے کارکن الیکشن کے کام میں منہمک ہیں۔ ان کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے۔ فہرست یہ ہے۔

آنہ — روپیہ

نائیک عبد الکریم صاحب فیلڈ سروس ... ۰۰–۱۰۰
مشتاق احمد صاحب ظہیر واقف زندگی لاہور ... ۰۰–۲۹
عبد المنان صاحب کیمپ کلرک منٹگمری ... ۰–۴۱
فضل کریم صاحب فیلڈ سروس ... ۰–۷۵
اہلیہ صاحبہ لیفٹنٹ حمید احمد صاحب کلیم چک ۲۷۱ بہلولپور لائلپور ... ۰–۵۰
چوہدری دوست محمد صاحب حال بمبئی ... ۰–۶۶
منشی محمد حسین صاحب محاسب دفتر جائداد قادیان ... ۳۳
بابو محمد یوسف صاحب ٹریژری آفیسر مسقط آف گوجرانوالہ ... ۰–۳۰۰
سردار حق نواز صاحب منشیر محلہ دار الفضل ... ۰–۲۰
چوہدری احمد حسن صاحب باجوہ راولپنڈی ... ۰–۷۵
بابو ناصر احمد صاحب پٹیالہ ... ۰–۶۵
ڈاکٹر عبد القادر صاحب دسوہہ ہوشیارپور ... ۰–۲۵۹
رانا محمد افضل صاحب داہو ڈیرہ غازیخان ... ۸–۲۶

آنہ — روپیہ

ملک دوست صاحب چشتیاں بہاولپور ... ۸–۲۴۶
حافظ عزیز احمد صاحب جنیوٹی دار البرکات ... ۰–۳۵
مرزا عبد الرحمن صاحب کنڈکوٹ سندھ ... ۵۱
نائیک عبد الکریم صاحب فیلڈ سروس ... ۰–۵۰
چوہدری بشیر احمد صاحب کرتو شیخوپورہ ... ۰–۱۴۵
کیپٹن محمد نذیر صاحب بھٹی چندواڑہ ... ۰–۸۵۵
حوالدار کلرک صدیق احمد صاحب چمن ... ۰–۶۵
اللہ رکھا صاحب منڈی مریدکے ... ۰–۲۰
جمعدار کلرک عبد الحمید صاحب فیلڈ سروس ... ۰–۱۵۵
محمد منظور احمد صاحب گجی چک جھمرہ ... ۸–۴۰
چوہدری منظور احمد صاحب ثاقب فیلڈ سروس ... ۰–۶۰
بشیر احمد صاحب ۹۲۲۴ لاہور چھاؤنی ... ۰–۷۰
بابو علی محمد صاحب انبالہ شہر ... ۸–۳۷
جمعدار ہیڈ کلرک چوہدری محمد حسین صاحب درہ بمیل پور ... ۰–۸۰

قادیان میں مستورات کے پولنگ کا پروگرام

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کی مستورات ووٹروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان میں مستورات کے پولنگ کے دن ۵ فروری ۶ فروری اور ۷ فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی تمام ایسی عورتیں جن کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ اور وہ باہر گئی ہوئی ہیں۔ ۴ فروری تک قادیان پہنچ جائیں۔ یہ جو تین دن مقرر ہیں۔ اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ کہ جس دن چاہیں گی۔ ووٹ دے دیں گی۔ بلکہ ہر دن کے لئے سرکاری طور پر الگ الگ ووٹر مقرر ہیں۔ اس لئے ان کو بہرحال ۴ فروری تک ضرور قادیان پہنچنا چاہیئے۔ اگر کسی عورت کو یہ علم نہ ہو۔ کہ میرا ووٹ بنا ہے یا نہیں۔ تو وہ دفتر لجنہ مرکزیہ قادیان کو ایسی خط لکھ کر پتہ کر سکتی ہیں۔ لیکن اپنا پورا پتہ دینا ضروری ہے۔ یہ خیال رہے کہ وقت بہت تنگ ہے۔

ام داؤد قائم مقام صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان۔

دفتر دوم کے سال دوم کے وہ مجاہد جو ایک ماہ کی پوری آمد دے رہے ہیں

نام	رقم
خلیل احمد دوکاندار متصل مسجد مبارک قادیان	۳۰-۸
صدرالدین صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس لاہور	۷۷-۴
چوہدری غلام محمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۱-۰
حوالدار کلرک فضل حسین صاحب فیروزپور چھاؤنی	۵۰-۰
" عبدالرحمن صاحب پائی فورس	۱۰۰-۰
منور احمد صاحب لوناوالی بمبئی	۱۰۰-۰
چوہدری عبدالجبار صاحب شکرکوٹ	۳۶-۰
حوالدار کلرک عبدالعزیز صاحب فیلڈ سروس	۷۵-۰
شریف احمد صاحب۔	۷۲-۸
بشیر احمد حوالدار کلرک ناگپور	۱۰۰-۰
شیخ عبدالمنان صاحب جالندھر شہر	۳۰-۱
قریشی مظفر حسین صاحب عباسی لاہور چھاؤنی	۶۰-۰
طفیل محمد صاحب جالندھر "	۷۷-۰
وجیہہ الدین صاحب بھاٹی دروازہ لاہور	۷۷-۰
نائیک فیق احمد خان صاحب فیلڈ سروس	۶۳-۰
عبدالرحیم صاحب ملکانہ صالح نگر	۳۲-۰
چوہدری فتح محمد صاحب ۳۰۵ کمپنی S.E.A.C.	۶۵-۰

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم میں علیحدہ بھیجنے والی جماعتوں کی فہرست

جماعت	رقم
جماعت عثمان آباد	۵۶-۰
" شاہ مسکین	۲۸-۱۲
" بھینی بانگر	۵۰-۸
" پٹنہ بہار	۵۵-۴
حلقہ دہلی دروازہ لاہور	۱۱۸-۰
" بھاٹی دروازہ "	۱۶۷-۱
لجنہ دارالشکر	۱۱۰-۶
جماعت مراد آباد	۴۵-۰
" شاہدرہ	۱۷۴-۸
" گوجرانوالہ	۴۵۳-۰
" دوست پورہ شیخوپورہ	۸۴-۰
" دارالبرکات شرقی	۱۳۶-۰
" شادیوال خورد	۱۸-۰
" ہیرو غربی	۳۲-۸
" بگول گورداسپور	۳۵-۱۰
" اٹھوال "	۰۶-۱۲
" چک دھیندو	۸۴-۰
" محمد نگر لاہور	۸۳-۰
" کاہنووان	۲۲-۰
" کرتو شیخوپورہ	۱۴۱-۱۲
" گوجرانوالہ شہر	۱۲۰-۱۲
" موگا فیروزپور	۱۵-۱۲
بیداد پور شیخوپورہ	۱۱۶-

جماعت	رقم
۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ کینٹ	۴۱۱-۰
جماعت جالندھر شہر	۱۷-۲
" پشاور شہر	۹۰
" بمبئی	۵۰۰
" چک ۹۹ ع شمالی	۱۱۴-۱۱

جماعت	رقم	جماعت	رقم
" چک ۲۷ ھ ع ۲ اسند	۸۳-۰	جماعت لائلپور شہر	۶۵-۴
" نوشہرہ چھاؤنی	۴۵-۱	" لنگری جالندھر	۴۰-۸
" فیروز والہ گوجرانوالہ	۴۰-۰	" شیخوپورہ	۹۷-۰
چک ۹۶ ع / ۱۲ ل منٹگمری	۴۸-۸	چک ۱۲۵ پ ضلع رحیم یار خان	۳۷-۸
۲۱۵ گریزن کمپنی ٹنچی	۶۵-۱۲	جماعت تہال گجرات	۲۴-۰
حلقہ سول لائن لاہور	۱۸۰-۸	جماعت جموں کشمیر	۲۱۱-۰

خاکسار برکت علی خان۔
فنانشل سکرٹری تحریک جدید

قرص بواسیر

بواسیر کے لئے مجرب ہے۔
دائمی قبض کو دور کرتی ہے۔
قیمت فی شیشی 2/-/-
بیت العلاج قادیان

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز فرمودہ نسخہ
اٹھرا کے مریضوں کیلئے
نہایت مجرب و مفید ہے
قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (۱/۴)
مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ بارہ روپے ۱۲/-

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

ایک باموقعہ مکان قابل فروخت

محلہ دارالفضل میں مرکزی درسگاہوں سے بالکل قریب ایک باموقعہ اور پختہ مکان قابل فروخت ہے۔ دو طرف راستے ہیں خریدار احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں
میاں عبدالرزاق صاحب محلہ دارالفضل قادیان
میاں منور دین صاحب لیدر مرچنٹ ۱۸۰ سلطان پورہ روڈ۔ لاہور۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ
اٹھرا کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ ۱/۴ مکمل خوراک گیارہ تولہ ایک دم منگوانے پر بارہ روپے (۱۲/-)
حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ
دواخانہ معین الصحت قادیان

راحت رساں

ایک خاندانی طبیب کا خاص الخاص صدری نسخہ جو سالہا سال سے ہزاروں لوگوں کے زیر استعمال ہے یہ گولیاں اعصاب دماغ اور جملہ اعضائے رئیسہ کو بیحد طاقت دیتی ہیں۔ خالص خون بکثرت پیدا کرتی ہیں قبض کشا ہیں۔ انکے استعمال سے معدہ مضبوط ہو کر بھوک خوب لگتی ہے اعصاب کیلئے اس سے زیادہ مفید چیز آپکو مشکل سے ملیگی۔ فالج اور لقوہ تک میں اسکے حیرت انگیز فوائد کا مشاہدہ کیا جاچکا ہے۔ قیمت چالیس گولی صرف دو روپے
ملنے کا پتہ: سیف برادرس قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳/۱/۴۶ کو مسجد مبارک میں جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے شیخ محمد اقبال صاحب پسر شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ کا نکاح محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ دختر شیخ مولوی محمد صاحب مرحوم آف فرنگ سے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔
خاکسار شیخ محمد شریف آف کوئٹہ۔ ۲۰/۱

اعلان نکاح

میرے بھائی شیخ خادم حسین صاحب نیازی بی۔ اے کا نکاح ایک ہزار روپیہ کے عوض امتہ الحفیظ صاحبہ بنت ملک عطاء اللہ صاحب ملٹری پنشنر و سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گجرات کے ساتھ بتاریخ ۹ر دسمبر ۱۹۴۵ء بروز اتوار ملک عبدالرحمن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کیلئے بابرکت کرے۔ خاکسار شیخ رحمت اللہ نیازی دہلی

چڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکئے

بیجا خرچ نہ کیجئے
آئندہ کے لئے
اس وقت بچائیے

اس وقت روپیہ لگانے کی بہترین مدیں:- بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی بینک، ڈاکخانے کا بچت کھاتہ اور سب سے بہتر نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس اور سرکاری قرضے

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فائننس نے شائع کیا
AAA 289

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ مرکزی اسمبلی کی صدارت کے لئے کانگرس پارٹی نے مسٹر ماؤلنکر کا نام پیش کیا۔ اور لیگ پارٹی کی طرف سے سر کاؤس جی جہانگیر کا نام تجویز کیا گیا۔ لیگ مسٹر نیوگی کی حمایت کے لئے تیار تھی۔ لیکن کانگرس مسٹر نیوگی کی حمایت پر آمادہ نہ ہوئی۔ دونوں پارٹیوں کے غیر حاضر ارکان کو تاریں بھیج کر دہلی میں طلب کیا گیا۔ اور تین ووٹوں کی زیادتی سے کانگرسی امیدوار جیت گیا۔ سر کاؤس جی حکومت کے نامزد ممبر ہیں۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ آج مرکزی اسمبلی میں اعلان کیا گیا۔ کہ وائسرائے نے لیگی رکن اسمبلی مسٹر ہارون جعفر کی طرف سے پیش کردہ اس تحریک التوا کو مرکزی اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ جس کے ذریعہ وہ ایران کے خلاف روس کی متشددانہ کارروائی کے سلسلہ میں حکومت ہند کی "حیران کن" عدم مداخلت کی مذمت کرنا چاہتے تھے۔

حیفہ ۲۳ جنوری۔ حیفہ سے لیکر جافہ تک ۳۶ میل لمبے ساحلی علاقہ کو دہشت پسندوں سے خالی کرنے کے لئے ایک بھاری فوج سرگرم کار ہے۔ موزوں مقامات پر مسلح کاروں اور برین گنوں سے لدی ہوئی گاڑیاں کھڑی کر دی گئی ہیں۔

ایتھنز ۲۳ جنوری۔ یونانی حکومت نے یہ احکام جاری کئے ہیں۔ کہ شاہ پسند جماعت کو توڑنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۳ جنوری۔ امریکی حکومت نے گوشت خشک کرنے کی صنعت پر قبضہ کر لیا ہے۔

بمبئی ۲۳ جنوری۔ مسٹر جسٹس کانیا کے فیصلہ کے خلاف چیف جج اور مسٹر جسٹس لوکر کے روبرو اپیل پیش کر دی گئی ہے یہ درخواست ریزرو بنک آف انڈیا سے بڑے نوٹوں کی رقم بغیر ڈیکلریشن دلائی جائے۔ مسترد کر دی تھی۔ اپیل کی سماعت ۱۱ فروری کو ہوگی۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ صوبائی انتخابات کے دوران میں امیدواروں کے شامیانے اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ پولنگ سٹیشن سے کافی فاصلے پر نصب کئے جائیں۔

شنگھائی ۲۳ جنوری۔ اینوشیمامارو نامی جاپانی جہاز ۷۰۳۰ جاپانیوں کو لئے ہوئے جاپان جا رہا تھا۔ کہ کل نکیسٹی سے ۳۰ میل جانب جنوب ایک کان سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ۶۰۰ اشخاص لاپتہ ہیں۔ جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ غرق ہو گئے ہیں۔

قاہرہ ۲۳ جنوری۔ سلطان ابن سعود کل مصر سے مراجعت فرمائے حجاز ہو گئے۔ یادگار کے طور پر ہیلیو پولیس میں ایک بازار کا نام آپ کے نام پر رکھا جائے گا۔

بمبئی ۲۳ جنوری۔ سٹی پولیس نے اشک آور گیس کے استعمال سے ایک بہت بڑے جلوس کو منتشر کیا۔ اس کے علاوہ دو مرتبہ فائر بھی کئے۔ اور لاٹھی چارج بھی ہوئے۔ لاٹھی چارجوں سے ایک درجن افراد مجروح ہوئے۔ گیس نے ایک سو اشخاص پر اثر کیا۔ جن کا علاج قریبی ہسپتالوں میں ہو رہا ہے۔ یہ جلوس سبھاش بوس کے جنم دن کے سلسلے میں نکالا گیا تھا۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ مسٹر جناح نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندہ سے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ مشرق وسطیٰ کے عربی مفاد کی حمایت کرے گی۔ اسلامی ہندوستان میں عربوں کی حمایت کا زبردست جذبہ موجود ہے۔ لیکن مسلم لیگ نے سردست کسی کارروائی کا فیصلہ نہیں کیا۔ اگر حکومت برطانیہ اپنی اس پالیسی سے جس کی وضاحت قرطاس ابیض میں موجود ہے۔ منحرف ہو گئی۔ تو مسلمانان ہندوستان الگ الگ رہ کر تماشا دیکھنے والوں کی حیثیت اختیار نہیں کریں گے۔ بلکہ جو طریق کار انہیں مناسب نظر آیا۔ اسے عربوں کی حمایت میں اختیار کر لینگے۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ جرمنی کے اس حصے میں جس پر روس قابض ہے۔ صنعتی کارخانوں نے زمانہ بعد از جنگ کی پیداوار کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ سیکسنی میں دس ہزار فیکٹریاں شروع ہو چکی ہیں۔ زمانہ قبل از جنگ میں اس علاقہ میں جو صنعتی پیداوار ہوا کرتی تھی۔ وہ بقدر چالیس فی صدی بحال ہو چکی ہے۔

مدراس ۲۳ جنوری۔ آج ۴½ بجے شام پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے ممبران گاندھی جی کی رہائش گاہ پر گئے۔ اور ان سے بات چیت کی۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ آج مجلس اقوام نے متحدہ طور پر مان لیا ہے۔ کہ ایٹم بم پر کنٹرول رکھنے کا انتظام کیا جائے۔

بمبئی ۲۴ جنوری۔ آج بھی ایک مقام پر فساد ہو گیا۔ پولیس پر پتھر پھینکے گئے۔ اور کچھ دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

پیرس ۲۴ جنوری۔ آج روس میں جنرل ڈیگال کا جانشین منتخب کر لیا گیا۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ یونان میں برطانوی کارروائی کی چھان بین کے لئے روسی حکومت نے اتحادی اقوام کی اسمبلی جو درخواست پیش کی ہے یونان کے سیاسی لیڈروں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر یونان سے برطانوی فوجیں چلی گئیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ حکومت برطانیہ سے سرپرستی کا جو وعدہ کیا تھا اس سے وہ دستبردار ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ کل سیکیورٹی کونسل کا ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی کا علم نہیں ہو سکا۔ خیال ہے کہ اس میں یونان۔ انڈونیشیا اور ایران کے معاملات کو جنرل اسمبلی میں پیش کرنے پر غور ہوا۔

یروشلم ۲۴ جنوری۔ آج ایک بیان میں یہودی افسروں نے بتایا۔ کہ فلسطین میں عربوں کا یہودیوں سے مالی بائیکاٹ یہودی اقتصادیات پر بہت برا اثر ڈال رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ قضیہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے جو اینگلو امریکن کمشن مقرر کیا گیا تھا۔ وہ امریکہ میں اپنا کام ختم کر کے لنڈن پہنچ گیا ہے۔

لاہور ۲۴ جنوری۔ کل گورنر پنجاب سے گورنمنٹ پنجاب کے ملازمان کے ایک ڈیپوٹیشن نے ملاقات کی۔ اور مطالبہ کیا کہ ان کی تنخواہوں میں سو فیصدی اضافہ کر دیا جائے۔ اور جونیر کلاسوں کی کم از کم سو روپے ماہوار ہو۔ گورنر پنجاب نے ڈیپوٹیشن سے وعدہ کیا۔ کہ وہ اس سلسلہ میں ان کی امداد کریں گے۔ جو ان کی طرف سے ہو سکے گا۔

بٹاویہ ۲۴ جنوری۔ وزیر اعظم سلطان شہریار نے انڈونیشن قوم کی طرف سے جاوا کے معاملہ میں دلچسپی لینے کے لئے دنیا بھر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ کہ ہم اس بات کو ترجیح دینگے کہ جاپانیوں کے بالکل نکل جانے تک ہمارے جزیرہ میں انگریزی فوجیں موجود رہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ کل ہاؤس آف کامنز میں روس کے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے۔ کہ برطانیہ نے یونان اور انڈونیشیا میں جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس نے دنیا کے امن کو ایک بار پھر خطرہ میں ڈال دیا ہے مسٹر اٹیلی نے کہا کہ برطانوی گورنمنٹ ڈچ گورنمنٹ اور جاوا کے نیشنلسٹوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ روسیوں نے سوموار کو اتحادی اقوام کے سکرٹریٹ میں دو نوٹ پیش کئے۔ جن میں مطالبہ کیا کہ انڈونیشیا اور یونان کے معاملات کی تحقیقات کی جائے۔ روسی گورنمنٹ نے اپنے ان نوٹوں میں لکھا ہے۔ کہ یونان میں برطانوی فوج کی موجودگی رجعت پسند طاقتوں کو مدد دے رہی ہے۔ انڈونیشیا کے متعلق جو نوٹ بھیجا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ برطانوی فوجیں نیدرلینڈ ایسٹ انڈیز کی آبادی کو دبا رہی ہیں۔ ان دونوں ممالک کی صورت حالات دنیا کے امن کے لئے خطرے کا باعث بن رہی ہے۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے آذربائیجان کے متعلق ایران کے تمام الزامات کو غلط بیانیاں قرار دیتے ہوئے ان غیر ملکی طاقتوں کی مذمت کی جو چھوٹی طاقتوں کو بڑی طاقتوں کے خلاف ابھار کر منافرت انگیزی کر رہی ہے۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ آج ماسکو ریڈیو نے ایک براڈکاسٹ میں یہ دعویٰ کیا۔ کہ جنوبی ایران میں قبائلیوں اور ڈاکوؤں میں غیر ملکی اسلحہ تقسیم ہو رہا ہے۔ خلیج فارس کی چھوٹی چھوٹی بندرگاہوں کے ذریعہ ایران میں غیر ملکی اسلحہ کی برآمد شروع ہوئی ہے۔

طہران ۲۳ جنوری۔ طہران کے ایک سرکردہ اخبار کی اطلاع ہے۔ کہ بنگی قند کے نزدیک انقلاب پسندوں اور زلغاری قبائلیوں کے درمیان لڑائی میں پچاس آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ علاقہ اس رقبہ میں واقعہ ہے جس پر روس کا قبضہ ہے۔ بنگی قند پر ابھی تک قبائلیوں کا قبضہ ہے۔ قبائلی سرداروں نے قرآن ہاتھ میں لے کر حلف اٹھایا ہے۔ کہ وہ آخری دم تک ایران کے لئے لڑیں گے۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ سونا ۱۰۸ روپے۔ چاندی ۱۳۹/ روپے۔ پونڈ ۶۳/ روپے۔

امرتسر ۲۳ جنوری۔ سونا ۹۱/ روپے ۱۰۸۔ چاندی ۱۳۹/ روپے۔ پونڈ ۶۳/ روپے۔